

12214 - ک 1740#&؛ ا شاد& 1740#&؛ شدہ ب& 1740#&؛ ٹ& 1740#&؛ کے مال م& 1740#&؛ ن

والد& 1740#&؛ ن کا حق ہے

سوال

کیا لڑکے کی طرح لڑکی کا مال بھی والدین کی طرف لوٹتا ہے ؟  
 اور کیا لڑکی کے ذمہ بھی اسی طریقہ سے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے ؟  
 بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکی کی شادی کے بعد اگر اس کے بھائی والدین پر خرچ کرنے کی طاقت و استطاعت رکھتے ہیں تو لڑکی کے ذمہ والدین کا خرچہ واجب نہیں ؟  
 اور کیا بیوی کے مال میں خاوند کا کوئی حق ہے اس لیے نہیں کہ وہ خاوند اپنے اوپر وہ مال خرچ کرے بلکہ اس لیے کہ بیوی خود جہاں چاہے خرچ کرے ؟  
 اور اگر خاوند کا خیال اور نظریہ ہو کہ بیوی کا مال والدین پر خرچ کرنا واجب نہیں تو کیا بیوی اس مسئلہ میں خاوند کی اطاعت کرے ؟  
 اور اگر والدین فقیر و محتاج ہوں اور بیوی کا کوئی خاص مال نہیں تو کیا اس کے خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ بیوی کے والدین پر خرچ کرے ؟  
 وہ اس طرح کہ والدین کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹی سے زکاۃ کامل لے لیں ، لیکن خاوند کے والدین کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بیٹے سے زکاۃ کامل لیں ، اس لیے کہ بیٹے پر والدین کا خرچہ واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الحمد لله

اولاد ایک ایسا لفظ اور اسم ہے جس میں بیٹے اور بیٹیاں سب شامل ہیں ، اور والد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی اولاد کے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے اس کے دلائل موجود ہیں -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

( تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے ) -

اس لیے اگر والد اپنی اولاد کے مال میں سے کچھ لینا چاہے تو یہ اس کا حق ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے اولاد

پر کوئی ضرر نہ آئے ، اور والد کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک بیٹے کا مال لے کر دوسرے کو دے دے ۔

اگر والدین فقیر اور محتاج ہو جائیں اور بیٹی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد مال ہو تو بیٹی پر لازم ہے کہ وہ اپنے والدین پر خرچ کرے لیکن اپنی ضروریات میں کمی نہ کرے ۔

اور خاوند کے ذمہ بیوی کے خرچہ کے بارہ میں گزارش ہے کہ : خاوند کے ذمہ واجب ہے کہ وہ بیوی کا وجب شدہ نان و نفقہ پورا کرے ، اور اگر بیوی کہیں ملازم ہے تو وہ بیوی کا مال ہے اور اس کے ساتھ ہی خاص ہے ۔

لیکن اگر خاوند یہ شرط رکھے کہ بیوی کی ملازمت اور گھر سے باہر جانے اور اس کے حق میں سے کچھ فوت ہونے کی صورت میں وہ تنخواہ کا کچھ حصہ وصول کرے گا ۔

بیوی کو جب مال ملے تو اسے اس کی حفاظت کرنی چاہیے تا کہ وہ اپنی یا پھر اپنی اولاد اور یا اپنے والدین کی ضروریات پوری کر سکے ۔

اور اگر اس لڑکی کے اور بھی بہن بھائی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک اپنے والدین کا خرچہ برداشت کر رہا ہے تو اس طرح باقیوں سے وہ واجب ساقط ہو جائے گا ، اور جو خرچہ برداشت کر رہا ہے اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا ۔

یا پھر ایک صورت یہ ہے کہ سب بہن بھائی آپس میں والدین کا خرچہ تقسیم کر لیں کہ ہر ایک کو اتنی رقم ادا کرنی ہوگی ۔

اور رہا داماد کا مسئلہ تو اس پر کوئی ضروری نہیں کہ وہ اپنی بیوی کے والدین ( یعنی اپنے سسرال والوں ) پر خرچہ کرتا پھرے ، لیکن اگر وہ اپنے مال کی زکاۃ ادا کرنا چاہے تو وہ انہیں دے سکتا ہے ۔

لیکن بیٹی اپنے والدین کو زکاۃ کا مال نہیں دے سکتی اس لیے کہ بیٹی پر والدین کو کھلانا پلانا واجب ہے لہذا وہ زکاۃ کے مال کے علاوہ اپنے مال سے ان کا خرچہ برداشت کرے ۔

واللہ اعلم .